# رہبرِ ملّت

شیخ الاسلام حضرت امام احمد رضا خاںؒ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

شائستہ زرّین

ایم اے

تقدیم

جاوید اقبال مجدّدی مظہری

بی اے۔ ایل ایل۔ بی

نائب صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

مرکزی مجلسِ امامِ اعظم رجسٹرڈ

لاہور ۵۴۸۱۰

پاکستان

# رہبرِ ملّت

شیخ الاسلام حضرت امام احمد رضا خاںؒ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

شائستہ زرّین
ایم۔ اے

تقدیم

جاوید اقبال مجدّدی مظہری
بی اے۔ ایل ایل۔ بی
نائب صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

مرکزی مجلسِ امامِ اعظم رجسٹرڈ لاہور ۵۴۸۱۰
پاکستان

جملہ حقوق بحق مؤلفہ محفوظ ہیں

باقی مجلس

مترجم کتب احادیث علامہ عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری مظہری رحمۃ اللہ علیہ

## سلسلہ اشاعت نمبر ۷۷


کتاب ——— رہبرِ ملت

مؤلفہ ——— شائستہ زریں

تقدیم نگار ——— مولانا جاوید اقبال مظہری

ناشر ——— مرکزی مجلس امام اعظم (رجسٹرڈ) لاہور

حروف ساز ——— ۵۳۔ پریس چیمبر آئی آئی چندریگر روڈ۔ کراچی

مطبع ———

طباعت ——— ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۵ء

اشاعت ——— اوّل

تعداد ——— گیارہ سو

قیمت ——— دعائے خیر

نوٹ: بیرونی حضرات ۔/۴ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

مرکزی مجلس امام اعظم

پرویز الیکٹرک سٹور۔ کوڑے چوک۔ والٹن روڈ۔ لاہور چھاؤنی۔ پوسٹ کوڈ ۵۴۸۱۰

# اِنتساب

عشقِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام جس نے دل کو روشن کیا، سینے میں اجالا کیا، زندگی کو زندگی بنایا، جینے کا سلیقہ سکھایا، مرنے کی تڑپ پیدا کی، شہیدانِ وفا کو مژدۂ جانفزا سنایا۔

شائستہ زریں

# ترتیب


| | | |
|---|---|---|
| ۱ـ | تعارف | ۵ |
| ۲ـ | ابتدائیہ | ۹ |
| ۳ـ | ابتدائی حالات | ۱۱ |
| ۴ـ | تحصیل علم اور اساتذہ | ۱۲ |
| ۵ـ | بیعت | ۱۳ |
| ۶ـ | القاب | ۱۴ |
| ۷ـ | علوم و فنون | ۱۵ |
| ۸ـ | نظریات | ۲۰ |
| ۹ـ | خدمات | ۲۲ |
| ۱۰ـ | قادیانی تحریک | ۲۳ |
| ۱۱ـ | متفرقات | ۲۳ |
| ۱۲ـ | وصال مبارک | ۲۶ |
| ۱۳ـ | صاحبزادگان | ۲۶ |
| ۱۴ـ | خلفاء | ۲۸ |
| ۱۵ـ | تصانیف | ۲۹ |
| ۱۶ـ | محققین کی کاوشیں | ۳۲ |
| ۱۷ـ | ادارے | ۳۶ |
| ۱۸ـ | تاثرات | ۳۷ |
| ۱۹ـ | کتابیات | ۳۹ |

FileName:- Sj-1

# تعارف

از مولانا جاوید اقبال مظہری

بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

**حضرت مخدوم شاہ شرف الدین احمد یحییٰ منیری علیہ الرحمہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف مکتوبات صدی میں ارشاد فرماتے ہیں کہ :۔**

''اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لیے پیدا فرمایا ہے جبکہ اس پوری کائنات کو اپنے محبوب کے لیے پیدا فرمایا۔'' حسان عصر حضرت امام احمد محدث بریلوی علیہ الرحمہ اس حقیقت کو سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کے سمندر عشق میں ڈوب کر اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

زمین و زماں تمہارے لیے مکیں و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے

اگر یہ کہا جائے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا محدث بریلوی کو صرف اور صرف اس لیے پیدا فرمایا کہ وہ جان جاناں ایمان جہاں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت و ثناء بیان فرمائیں تو بے جا نہ ہوگا' اعلیٰ حضرت اس آفاقی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

دہن میں زباں تمہارے لیے' بدن میں ہے جان تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے' اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا بریلوی کی عبقری شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ان کے علمی' ادبی' سیاسی' سماجی اور فکری کارنامے روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ اعلیٰ حضرت کی سیرت طیبہ کا سب سے نمایاں پہلو حضور جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق تھا جو ان کے دیگر علمی کارناموں پر محیط تھا انہوں نے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبوؤں میں آنکھ کھولی' ساری زندگی اپنے آقا مولیٰ کے عشق و محبت میں ڈوبے رہے' عشق و محبت کی سوغاتیں

لٹاتے رہے یہاں تک کہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سند ساتھ لیے اس جہان فانی سے پردہ فرما گئے۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

بدقسمتی سے امتداد زمانہ نے حضرت امام احمد رضا بریلوی کی عبقری شخصیت کو صرف ایک نعت گو شاعر اور شدت پسند عالم تک محدود کر دیا تھا اور ان کی بلند پایہ شخصیت اور علمی کارناموں پر پردہ ڈال دیا تھا۔ لیکن یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کو ہمیشہ سربلند فرمایا حضرات اہل اللہ' تابعین' تبع تابعین اور دیگر ثناء خوان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتیں اور حالات زندگی ہمارے سامنے ہے۔ دیکھا جائے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نظر میں وہی محبوب ہے جو اس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا ثناء خواں ہے اور سب سے بڑھ کر ان کا عاشق صادق ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت امام احمد رضا کو ستر سے زائد علوم و فنون میں مہارت تامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء خوانی اور کمال عشق کے بدولت حاصل ہوئی۔ یہی آپ کی سب سے بڑی فضیلت ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کی شخصیت کے ایک ایک پہلو کو اجاگر کرنے کے لیے اپنے مقبول بندوں پر کرم فرمایا سب سے پہلے حکیم اہل سنت علامہ محمد موسیٰ امرتسری نے تحریک فرمائی اور مرکزی مجلس رضا لاہور کا قیام عمل میں آیا جس کے آپ بانی اور سرپرست اور روح رواں رہے۔ حکیم اہل سنت نے امام احمد رضا کی عظیم شخصیت پر لکھنے کے لیے محققین کو متوجہ کیا اور قلمکاروں کو تیار کیا پھر تقریباً "بیس برس" مسلسل جدوجہد کر کے امام احمد رضا کی شخصیت کو عالمی سطح پر متعارف کرا لیا۔ دوسری قابل ذکر شخصیت حضرت علامہ سید ریاست علی قادری کی ہے جو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے بانی و سرپرست تھے مرحوم نے حکیم اہل سنت کے کام کو بہت آگے بڑھایا اور عالم گیر بنایا' ان کے رفقاء میں موجودہ صدر ادارہ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری صاحب نائب صدر جناب محمد شفیع قادری صاحب' جنرل سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب' سیکریٹری نشر و اشاعت پروفیسر حافظ ڈاکٹر عبدالباری

صدیقی صاحب، فنانس سیکریٹری منظور حسین جیلانی صاحب اور جناب اقبال احمد قادری آفس سیکریٹری ادارہ مذکور وغیرہم کی رفاقت نے ادارے کے کام میں چار چاند لگادیئے۔ ہندوستان کی المجمع الاسلامی (مبارک پور یوپی) رضا اکیڈمی (بمبئی) ماریشس کی سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل وغیرہ نے بھی رضویات پر اہم کام کیے۔ مندرجہ بالا اداروں کے قیام سے پہلے انفرادی طور پر حضرت امام احمد رضا بریلوی کی شخصیت پر کام ہوتا رہا جو حضرات اس عظیم خدمت میں مصروف عمل رہے ان میں حضرت مولانا شمس بریلوی صاحب، قاضی عبدالنبی کوکب علیہ الرحمہ، حضرت مولانا عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری مظہری علیہ الرحمہ قابل ذکر ہیں۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ کے شیخ طریقت اور عالم اسلام کے عظیم محقق حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود نے رضویات پر کام کرنے والے اداروں کو استحکام اور قلمکاروں کی ہمت افزائی فرمائی۔ حضرت ممدوح اپنے تمام تر وسائل اور آفاقی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ۲۴ سال سے متواتر رضویات پر علمی و تحقیقی کوشش سے حضرت امام احمد رضا بریلوی کی علمی و آفاقی شخصیت ساری دنیا میں متعارف ہوگئی۔ اس وقت مسعود ملت حضرت مولانا پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب حضرت امام احمد رضا بریلوی پر ایک اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی حضرات حضرت ممدوح کے شانہ بہ شانہ چل رہے تھے اور ان میں حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب، مفتی محمد رحیم سکندری علامہ محمد احمد صباحی، علامہ محمد یاسین مصباحی، مولانا سید ریاست علی قادری، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبدالباری صاحب صدیقی، جناب اقبال احمد اختر القادری، جناب محمد عبدالستار طاہر وغیرہ شامل ہیں۔ آنسہ شائستہ زریں صاحبہ خوش نصیب ہیں کہ وہ بھی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کی شخصیت پر علمی و قلمی خدمات کے اس کاروان عشق و محبت میں شامل ہوگئیں ہیں۔ فاضلہ موصوفہ نے جامعہ کراچی سے اردو ادب میں ایم اے کیا اور فرسٹ ڈویژن آئیں۔ ان کی علمی و ادبی خدمات کا آغاز اس وقت شروع ہوا کہ جب یہ چوتھی جماعت کی طالبہ تھیں۔ اسکول اور کالج میں مضمون نویسی کے مقابلوں میں انعامات حاصل کیے۔ ان کے اصلاحی اور فکری مضامین مختلف اخبارات و جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مثلاً "روزنامہ جنگ" "خواتین ڈائجسٹ"

اخبار خواتین ماہنامہ پاکیزہ، قومی اخبار، نیوز میگزین وغیرہ وغیرہ۔

فاضلہ موصوفہ کی نگارشات اب تک افسانوی ادب / کہانیاں معاشرے کی اصلاح کے حوالے سے تھیں۔ اب انہوں نے قدم آگے بڑھائے ہیں اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کیا ہے یہ ان کی پہلی کاوش ہے اور وہ بھی اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا بریلوی کی عبقری شخصیت پر۔

دیکھا جائے تو ساری بہاریں نسبت کی ہوتی ہیں۔ فاضلہ موصوفہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ میں اپنے مرشد کریم مسعود ملت حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب سے بیعت ہیں۔ یہ اسی نسبت شریفہ کی زندہ کرامت ہے کہ ان کا قلم ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور علمی کارناموں کی طرف متوجہ ہوا۔ فاضلہ مولفہ نے حضرت امام احمد رضا بریلوی کی شخصیت سے متعلق سوال و جواب پر مشتمل یہ کتاب "رہبر ملت" مرتب کی ہے اس سے قبل اسی انداز پر پروفیسر محمد شکیل اوج صاحب نے بھی ایک کتاب مرتب کی تھی مگر وہ ابھی تک شائع نہ ہو سکی۔ ایک اور فاضل بھی یہ کاوش کر رہے ہیں مگر ان کی کاوشوں میں آنسہ شائستہ زرین کو اس لحاظ سے اولیت حاصل ہے کہ ان کی یہ کتاب منظر عام پر آ رہی ہے۔

اس معلوماتی کتاب سے ان تمام لوگوں کو فائدہ پہنچے گا جو حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کی شخصیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ خصوصاً اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء اس سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

مولیٰ کریم فاضلہ مولفہ کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور ان کے مرشد کریم کے روحانی فیوض و برکات کے طفیل دارین کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۹ر رجب المرجب ۱۴۱۴ھ

۱۳ر جنوری ۱۹۹۴ء

احقر العباد

جاوید اقبال مظہری

نقشبندی مجددی

# ابتدائیہ

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفیٰ
حکمت اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

یہ اگست ۱۹۹۳ء کے دوسرے عشرے کی بات ہے جب میرے مرشد پیر طریقت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے "محدث بریلوی" کا اک نسخہ عنایت فرمایا۔ اس سے قبل بھی امام احمد رضا کا مطالعہ کیا تھا۔ مگر مذکورہ کتاب کے مطالعے کے دوران خیال آیا کہ موجودہ نسل کے طالب علم بچے اور نوجوان' مذہب اور اعلیٰ اخلاقی اقدار سے دور ہوتے جارہے ہیں' اسلامی معاشرے کے یہ امین مغربی و ہندوانہ تہذیب و ثقافت کو پروان چڑھارہے ہیں۔ سستے اور فحش فلمی رسائل ان کو ذہنی گمراہی کی راہ پر ڈال کر روشن منزل سے دور کررہے ہیں' ان طالب علموں کی فلمی معلومات علمی معلومات سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ لہٰذا ان کو ایسی کتابوں اور ادب کی ضرورت ہے جس سے ان کی ذہنی و اخلاقی تربیت کا کام لیا جاسکے اور مطالعے کے رجحان میں بھی مثبت تبدیلی آجائے کہ

سرور علم ہے کیف شراب سے بہتر
کوئی رفیق نہیں ہے کتاب سے بہتر

جب تک بے خبر تھی احساس نہ تھا باخبر ہوئی تو میرے دل میں خواہش ہوئی کہ اپنے طالب علم ساتھیوں کو بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان سے متعارف کراؤں تاکہ اعلیٰ حضرت کے متعلق جو نہیں جانتے وہ جان جائیں اور جو غلط فہمی میں مبتلا ہیں ان کے شکوک دور ہوجائیں اور وہ جان جائیں کہ اعلیٰ حضرت نے بیک وقت کئی محاذوں پر کام کیا اور کامیاب رہے' ان کی زندگی ہمارے لیے اک روشن مثال ہے جس کا ہر رخ ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ طالب علم ساتھی اس کتاب کے توسط سے اعلیٰ حضرت کے بارے میں مزید جاننے کے لئے اپنے مطالعے میں وسعت پیدا کریں اور اعلیٰ حضرت کی سیرت سے اپنی زندگی کو منور کرسکیں۔ آمین

مسعود احمد) سے اس خواہش کا اظہار کیا تو نہ صرف یہ کہ آپ نے مشفقانہ حوصلہ افزائی فرمائی بلکہ اس خواہش کی تکمیل میں مشفقانہ رہنمائی بھی فرمائی اس شفقت کے لیے میں ڈاکٹر صاحب کی تہہ دل سے ممنون ہوں۔

یہ کتاب مرتب کرنا بہت مشکل لگ رہا تھا مگر شکر صد شکر اس رب عظیم کا جو تنکے میں جان ڈال دیتا ہے اسی خالق عظیم نے میرے اس حقیر سے قلم کو وہ طاقت بخشی کہ میں نے محسن اسلام امام احمد رضا جیسی عظیم المرتبت ہستی پر قلم اٹھانے کی جرات کی اور آج اللہ تعالیٰ کے کرم معجزہ عشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، میرے مرشد کی نظر کرم اور والدین کی دعاؤں کا ثمر شیریں "رہبر ملت" حاضر ہے۔

قارئین سے درخواست ہے کہ سوالات کی ترتیب یا کسی بھی حوالے سے سرزد ہونے والی اغلاط کی نشاندہی کریں یا کوئی کمی محسوس ہو کوئی الجھن ہو تو مطلع کریں۔ اعلیٰ حضرت کی ذات تو اک سمندر کی طرح ہے۔ گزشتہ ۲۳ برسوں سے مسلسل اس سمندر سے موتی نکل رہے ہیں اور لوگ انہیں چن چن کر فیضیاب ہو رہے ہیں اس کے باوجود تحقیق کا سفر ابھی جاری ہے اور اس منزل کے مسافروں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی
اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

آمین!

شائستہ زرین
۲۰ر نومبر ۱۹۹۳ء
کراچی

# ابتدائی حالات

سوال نمبر۱ = امام احمد رضا کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

جواب = ۱۴ جون ۱۸۵۶ء // ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ ہندوستان کے شہر بریلی (روہیل کھنڈ) میں پیدا ہوئے

سوال نمبر۲ = امام احمد رضا کے اجداد ہندوستان میں کہاں سے آئے؟

جواب = افغانستان سے ۱۲۹۹/۱۷۴۸ء میں ہندوستان آئے

سوال نمبر۳ = آپ کے جد اعلیٰ کون تھے؟

جواب = آپ کے جد اعلیٰ محمد سعید اللہ خان تھے جو سلطنت مغلیہ میں ہزاری کے منصب پر فائز تھے ان کے بیٹے سعادت یار خان وزیر ہوئے آپ کے بیٹے محمد اعظم بھی وزیر ہوئے آپ کے فرزند کاظم علی خان حاکم بدایوں تھے

سوال نمبر۴ = آپ کے دادا کون تھے؟

جواب = آپ کے دادا مولانا رضا علی خان تھے انہوں نے انگریزوں کے خلاف ۱۸۵۷ء میں مجاہدین آزادی کی مدد کی تھی اور اس جرم کی پاداش میں انگریز جرنیل نے آپ کے سر کی قیمت مقرر کی تھی مگر اللہ نے آپ کو محفوظ رکھا

سوال نمبر۵ = کیا امام احمد رضا کے اجداد صاحب سیف و قلم اور صاحب علم و فضل تھے؟

جواب = جی ہاں آپ کے والد محمد نقی علی خان اور دادا رضا علی خان علم و فضل میں یگانہ تھے

سوال نمبر۶ = آپ کا اصل نام کیا تھا؟

جواب = آپ کا اسم گرامی "محمد" رکھا گیا تاریخی نام المختار ہے

سوال نمبر۷ = آپ کے دادا نے آپ کا کیا نام تجویز کیا؟

جواب = "احمد رضا" نام تجویز کیا اور امام احمد رضا نے عشق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی تعلق کی نسبت سے اس میں عبدالمصطفیٰ کا اضافہ کیا

# تحصیل علم اور اساتذہ

سوال نمبر۸ = آپ نے تعلیم کس کس سے حاصل کی؟

جواب = تقریباً" تمام علوم عقلیہ و نقلیہ اپنے والد ماجد مولانا محمد نقی علی خان سے حاصل کیے جو بہت بڑے عالم و فاضل تھے۔ اس کے علاوہ دیگر علماء مشائخ سے بھی تعلیم حاصل کی۔

سوال نمبر۹ = کیا آپ نے دارالعلوم دیوبند میں بھی تعلیم پائی تھی؟

جواب = جی نہیں! جب امام احمد رضا درس نظامی سے فارغ ہوئے تو اس وقت یہ دارالعلوم انار کے درخت کے نیچے اک چھوٹا سا مدرسہ تھا۔ آپ نے ساری تعلیم بریلی میں مکمل کی۔ دیوبند گئے بھی نہیں۔

سوال نمبر۱۰ = آپ نے کس عمر میں قرآن پاک ختم کیا؟

جواب = ۴ سال کی عمر میں ۱۸۶۰ء

سوال نمبر۱۱ = پہلی تقریر کب اور کس موقع پر کی؟

جواب = ۱۸۶۱ء/۷۸/۱۲ھ میں ربیع الاول میں میلاد شریف کے موقع پر۔

سوال نمبر۱۲ = اس وقت آپ کی عمر کیا تھی؟

جواب = ۶ برس

سوال نمبر۱۳ = کب اور کس عمر میں فارغ التحصیل ہوئے؟

جواب = ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء میں ۱۳ سال ۱۰ ماہ ۵ دن کی عمر میں۔

سوال نمبر۱۴ = سند حدیث و فقہ کن علما سے حاصل کی؟

جواب = سید احمد زینی دحلان مکی، شیخ عبدالرحمان سراج مکی، شیخ حسین بن صالح جمل اللیل مکی سے۔

سوال نمبر۱۵ = کن اکابر تک آپ کا سلسلہ حدیث پہنچتا ہے؟

جواب = شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مولانا عبدالعلی لکھنوی شیخ عابد السندی المدنی۔

سوال نمبر۱۶ = کن علما سے روحانی و ادبی فیض حاصل کیا؟

جواب = شاہ آل رسول مارہروی رحمتہ علیہ، شاہ عبدالقادر بدایونی، شاہ ابو الحسین احمد

النوری، شاہ علی حسین کچھوچھوی، شاہ فضل الرحمان گنج مراد آبادی، مولانا کفایت علی خان، مرزا غلام قادر بیگ، مولانا محمد عمر حیدر آبادی، مولانا وصی احمد محدث سورتی۔

سوال نمبر۱۷ = امام احمد رضا نے تعلیم و تدریس کے لیے کن باتوں کو ضروری خیال کیا؟

جواب = مقصدیت، اولیت، صداقت، افادیت، للھیت، حمیت، حرمت، محبت، سکنیت وغیرہ۔

سوال نمبر۱۸ = کیا امام احمد رضا نے اہل سنت کے ایک بڑے عالم کی منقبت میں فارسی زبان میں قصیدہ بھی لکھا؟ ان کا نام بتائیں؟

جواب = جی ہاں، شاہ عبد القادر بدایونی رحمتہ اللہ علیہ۔

## بیعت

سوال نمبر۱۹ = آپ کب بیعت ہوئے؟

جواب = ۱۸۷۷ء

سوال نمبر۲۰ = آپ کس بزرگ سے بیعت ہوئے؟

جواب = اپنے والد کے ساتھ شاہ آل رسول مارہروی سے سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت حاصل کی۔

سوال نمبر۲۱ = کتنے سلسلوں میں اجازت و خلافت کا شرف حاصل تھا؟

جواب = ۱۳ سلاسل طریقت میں۔

سوال نمبر۲۲ = آپ نے زیارت حرمین شریف کب اور کس کے ساتھ کی؟

جواب = ۱۸۷۸ء میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ۔

سوال نمبر۲۳ = اس موقع پر آپ نے کوئی نعتیہ نظم بھی لکھی تھی؟

جواب = جی ہاں، اس کا مطلع یہ ہے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

سوال نمبر۲۴ = حج کے سفر کے دوران کونسا اہم واقعہ پیش آیا؟

جواب = اک روز حرم شریف میں نماز مغرب کے بعد امام شافعیہ مسجد حرام شیخ حسین بن

صالح کمال نے بغیر کسی سابقہ تعارف کے بے تکلفی سے امام احمد رضا کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے آپ کی پیشانی کو والہانہ محبت سے دیکھتے ہوئے عقیدت سے فرمایا۔

"بیشک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں۔"

سوال نمبر ۱۲۵ = اس موقع پر امام شافعیہ نے امام احمد رضا کو کیا عطا کیا؟

جواب = صحاح ستہ (حدیث کی ٦ کتابیں) کی سند اور سلسلہ قادریہ کی اجازت اپنے دستخط خاص سے عطا کی۔

سوال نمبر ۱۲۶ = کیا امام شافعیہ نے کوئی نام بھی تجویز کیا؟

جواب = جی ہاں امام احمد رضا کا نام ضیاء الدین احمد رکھا۔

سوال نمبر ۱۲۷ = شیخ حسین بن صالح کی فرمائش پر ان کی کس تصنیف کا اردو ترجمہ کیا؟

جواب = "الجوہرۃ المضیہ" اور اس کے حواشی بھی تحریر کیے۔

سوال نمبر ۱۲۸ = دوسری بار حج کی سعادت کب حاصل کی؟

جواب = ۱۹۰۵ء میں۔

سوال نمبر ۱۲۹ = اس موقع پر جو نعتیہ نظم کہی اس کا مطلع کیا ہے؟

شکر خدا آج گھڑی اس سفر کی ہے
جس پر نثار جان فلاح و ظفر کی ہے

سوال نمبر ۱۳۰ = کیا اس قیام کے دوران کچھ لکھا بھی؟

جواب = جی ہاں بعض رسائل بھی تصنیف کیے۔ جن میں عربی علم و ادب کا عظیم شاہکار "الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ" سرفہرست ہے۔

## القاب

سوال نمبر ۱۳۱ = سفر حج کے دوران علمائے حجاز نے امام احمد رضا کو کن القاب سے نوازا؟

جواب = معرفت کا آفتاب' فضائل کا سمندر' بلند ستارہ' دریائے زخار' بحر ناپید اکنار' یگانۂ زمانہ' دین اسلام کی سعادت' دائرہ علوم کا مرکز' سحبان فصیح اللسان' یگانۂ روزگار وغیرہ کے بے شمار القاب سے نوازا۔

سوال نمبر ۱۳۲ = علامہ سید اسمٰعیل خلیل المکی نے آپ کو کن الفاظ میں خراج تحسین پیش

کیا؟

جواب = اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے تو بلاشبہ حق و صحیح ہے۔"

سوال نمبر۳۳ = دنیا کے دانشوروں نے آپ کو کس لقب سے یاد کیا ہے؟

جواب = عبقری یعنی GENIUS

سوال نمبر۳۴ = امام احمد رضا کو مجدد کا لقب کب اور کس نے کس موقع پر دیا؟

جواب = ۱۹۰۰ء میں پٹنہ (بھارت) میں ایک عظیم الشان جلسے میں سینکڑوں علما کے اجتماع میں جہاں امام احمد رضا سے بھی بزرگ علما کی موجودگی میں علمائے پاک و ہند اور بنگلہ دیش کی طرف سے یہ لقب دیا گیا؟

سوال نمبر۳۵ = کیا علماء عرب نے بھی آپ کو مجدد کہا؟

جواب = جی ہاں۔

سوال نمبر۳۶ = ان علماء عرب کے نام بتائیے؟

جواب = سید اسمٰعیل بن خلیل مکی۔ شیخ موسیٰ علی شامی ازہری' شیخ ہدایت اللہ بن محمد بن محمد سعید۔

## علوم و فنون

سوال نمبر۳۷ = امام احمد رضا کو کتنے علوم میں مہارت حاصل تھی؟

جواب = ۷۵ سے زیادہ علوم و فنون میں۔

سوال نمبر۳۸ = آپ نے اپنے والد سے کتنے علوم میں فیض پایا؟

جواب = کل ۲۱ علوم میں۔

سوال نمبر۳۹ = کیا آپ کو ان علوم کی تفصیل معلوم ہے؟

جواب = جی ہاں ـــــــ قرآن و حدیث' اصول حدیث' فقہ اصول فقہ' تفسیر اصول تفسیر' عقائد' کلام' نحو' صرف' معانی' بیان' بدیع' منطق' مناظرہ' فلسفہ' تکسیر' ہیاۃ' حساب' ہندسہ۔

سوال نمبر۴۰ = وہ کون سے علوم ہیں جو اللہ تعالیٰ کے کرم اور دوسرے اساتذہ سے حاصل کیے؟

جواب = قرات' تجوید' تصوف' سلوک' اخلاق' اسماء الرجال' سیر' تاریخ' لغت' ادب' مع جملہ فنون' ارشما طیقی' جبرو مقابلہ حساب' شمسی' لوغار ثمات' توقیت' مناظرو مرایا' اکر' زیجات' مثلث کروی' مثلث' مسطح' ہیاۃ جدید' مربعات' جفر' زائرچہ' نظم عربی' نظم فارسی' نظم اردو' نظم ہندی' نثر اردو' نثر فارسی وغیرہ۔

سوال نمبر۴۱ = امام احمد رضا نے حاشیہ نگاری کا آغاز کس سن میں کیا؟

جواب = ۱۲۸۶ھ سے کیا جو آخری دم تک یعنی ۱۳۴۰ھ تک جاری رہا۔

سوال نمبر۴۲ = فتاویٰ رضویہ کتنی جلدوں پر مشتمل ہے؟

جواب = اس کی ۱۲ جلدوں میں سے ۱۱ جلدیں شائع ہو چکی ہیں بارہویں جلد ابھی چھپ رہی ہے۔

سوال نمبر۴۳ = رضا فاؤنڈیشن لاہور فتاویٰ رضویہ کے سلسلے میں کیا کارنامے انجام دے رہا ہے؟

جواب = رضا فاؤنڈیشن مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی سرپرستی میں فتاویٰ کی عربی و فارسی عبارات کے ترجمے اور ترتیب کا کام کر رہی ہے اب تک فتاویٰ رضویہ کی دو جلدوں پر کام ہوا ہے جو پانچ ضخیم جلدوں پر شائع ہو چکا ہے۔

سوال نمبر۴۴ = یہ منصوبہ کتنی جلدوں میں مکمل ہو گا؟

جواب = تقریباً ۴۰ جلدوں میں۔

سوال نمبر۴۵ = کیا فتاویٰ رضویہ کی ججوں اور بیرسٹروں نے بھی تعریف کی ہے؟

جواب = جی ہاں بمبئی ہائی کورٹ کے جج ڈی ایف ملا اور ڈاکٹر سر محمد اقبال نے فتاویٰ رضویہ کی بہت تعریف کی ہے۔ دور حاضر کے جج صاحبان میں لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس میاں محبوب احمد' پاکستان کے چیف الیکشن کمشنر جسٹس نعیم الدین احمد' سندھ کے سابق گورنر جسٹس قدیر الدین احمد' سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ جسٹس غوث علی شاہ' وفاقی شرعی عدالت کے جسٹس سید شجاعت علی قادری اور وفاقی شرعی عدالت کے موجودہ چیف جسٹس میر ہزار خان کھوسو بھی فتاویٰ رضویہ کے مطالعہ سے متاثر ہوئے اور پھر امام احمد رضا کو خراج تحسین پیش کیا۔

سوال نمبر۴۶ = فتاویٰ رضویہ میں کن مسائل کا ذکر ہے؟

جواب = تمام فقہی مسائل کا لیکن ان مسائل کے ذیل میں بہت سے علوم نقلیہ و عقلیہ کی تفصیل دیکھ کر پڑھنے والا حیران ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر ۴۷ = فتاویٰ رضویہ میں کتنی زبانوں میں فتوے جمع کیے گئے ہیں؟

جواب = تین زبانوں یعنی عربی' فارسی اردو۔

سوال نمبر ۴۸ = فتاویٰ رضویہ کی گیارہ جلدیں کتنے صفحات پر مشتمل ہیں؟

جواب = تقریباً" ساڑھے چھ ہزار صفحات پر۔

سوال نمبر ۴۹ = فتاویٰ رضویہ میں فتوؤں کے علاوہ اور کیا ہے؟

جواب = تقریباً" ۱۰۰ سے زیادہ تحقیقی رسائل جن میں سے ہر ایک کے الگ الگ تاریخی نام ہیں۔

سوال نمبر ۵۰ = شاہ معین الدین احمد (مدیر مصارف اعظم گڑھ بھارت) نے فتاویٰ رضویہ کے بارے میں کیا کہا؟

جواب = دینی علوم خصوصاً" فقہ و حدیث پر ان کی نظر وسیع و گہری تھی ان کے عالمانہ' محققانہ فتاویٰ مخالف و موافق ہر طبقے کے مطالعے کے لائق ہیں۔

سوال نمبر ۵۱ = فتاویٰ رضویہ کو "ہندوستان کا فقہی شاہکار" کس نے قرار دیا؟

جواب = ہندوستان کے مشہور قانون دان "پروفیسر ڈی ایف ملا" نے۔

سوال نمبر ۵۲ = امام احمد رضا نے اردو ادب کا شاہکار قصیدہ معراجیہ کب تصنیف کیا؟

جواب = ۱۸۸۵ء میں جو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بھی شائع ہوا۔

سوال نمبر ۵۳ = قصیدہ معراجیہ کا مطلع کیا ہے؟

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوتے تھے
نئے نرالے طرب کے سامان عرب کے مہمان کے لیے تھے

دنیا کی پوری نعتیہ شاعری میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

سوال نمبر ۵۴ = نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہ سلام کس نے پیش کیا؟

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جواب = عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) امام احمد رضا خان بریلوی نے۔

سوال نمبر۵۵ = اس سلام کی مقبولیت کے بارے میں کچھ معلوم ہو تو بتائیے؟

جواب = یہ سلام بہت مقبول ہوا آج پوری دنیا میں جہاں جہاں اردو جاننے والے بستے ہیں وہاں یہ سلام پڑھا جاتا ہے مدینہ منورہ و مکہ معظمہ کی محفلوں میں پڑھا جاتا ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف پر بھی پڑھا جاتا ہے۔

سوال نمبر۵۶ = مذکورہ بالا سلام کا انگریزی میں منظوم ترجمہ کس نے کیا؟

جواب = نیوکاسل یونیورسٹی کے پروفیسر غیاث الدین نے۔

سوال نمبر۵۷ = امام احمد رضا کے قصیدہ نوریہ کا مطلع کیا ہے؟

جواب =

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

سوال نمبر۵۸ = پاک و ہند سے شائع ہونے والے امام احمد رضا کے ۲ بلند پایہ عربی قصائد کونسے ہیں؟

جواب = "محامد فضل رسول" ----- "حمائد فضل رسول" یہ دونوں "قصید تان رائعتان" کے نام سے مبارک پور اور کراچی سے شائع ہوئے۔

سوال نمبر۵۹ = یہ قصائد کس کی مدح میں لکھے گئے؟

جواب = شاہ فضل رسول بدایونی کی مدح میں۔

سوال نمبر۶۰ = سلام رضا پر جن شعراء نے نظمیں لکھیں ان میں سے بعض کے نام بتائیے؟

جواب = سید محفوظ علی صابر القادری، عبدالغنی سالک، سید محمد مرغوب اختر الحامدی، بشیر حسین ناظم وغیرہ، وغیرہ۔

سوال نمبر۶۱ = کس نے کہا تھا کہ "محدث بریلوی کے اک اک شعر پر ڈاکٹریٹ کیا جاسکتا ہے؟

جواب = علامہ سید حسن میاں مارہروی نے۔

سوال نمبر۶۲ = کیا کسی نے سلام رضا کی شرح میں مقالہ لکھا؟

جواب = جی ہاں جامعہ اسلامیہ لاہور کے شیخ الجامعہ مفتی محمد خان قادری نے سلام رضا کی

شرح میں ۴۵۰ صفحات کا ضخیم مقالہ لکھا۔

سوال نمبر۶۳ = ڈاکٹر سر ضیاء الدین کس مسئلے کے حل کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے؟

جواب = ریاضی کے جس اہم مسئلے کے حل کے لیے وہ جرمنی جانا چاہتے تھے اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

سوال نمبر۶۴ = کس کے مشورے سے وہ امام احمد رضا کی طرف متوجہ ہوئے؟

جواب = پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری جو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شعبہ دینیات کے صدر تھے۔

سوال نمبر۶۵ = کیا امام احمد رضا خان نے یہ مسئلہ حل کردیا؟

جواب = جی ہاں چند منٹوں میں حل کر کے ڈاکٹر سر ضیاء الدین کو حیران کردیا۔

سوال نمبر۶۶ = مولانا احمد رضا نے ڈاکٹر ضیاء الدین کا مسئلہ حل کیا تو انہوں نے کیا کہا؟

جواب = "امام احمد رضا کو علم لدنی حاصل ہے میرے سوال کا جو بہت مشکل اور لاینحل تھا ایسا فی البدیہہ جواب دیا گویا اس مسئلے پر عرصے سے ریسرچ کی ہو اب ہندوستان میں کوئی جاننے والا نہیں ہے۔ صحیح معنوں میں یہ ہستی نوبل پرائز کی مستحق ہے۔

سوال نمبر۶۷ = ۱۹۱۹ء میں کس ہیاۃ دان کی پیش گوئی نے ساری دنیا میں ہیجان پیدا کردیا تھا؟

جواب = مشیگن یونیورسٹی (امریکہ) اور ٹیورن یونیورسٹی (اٹلی) کے پروفیسر البرٹ ایف پورٹا نے۔

سوال نمبر۶۸ = پیش گوئی کیا تھی؟

جواب = ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو سورج کے سامنے بعض سیارے جمع ہونے سے کشش کے نتیجے میں متحدہ امریکہ کے ممالک میں قیامت صغرا آئے گی اور بہت سے علاقے نیست و نابود ہوجائیں گے۔"

سوال نمبر۶۹ = امام احمد رضا سے اس سلسلے میں رجوع کیا گیا تو آپ نے کیا فرمایا؟

جواب = آپ نے اس نظریے کو باطل قرار دیتے ہوئے اک مقالہ لکھا جس کا عنوان تھا "معین مبین بہردور شمس و سکون زمین"

سوال نمبر۷۰ = پیش گوئی کے خلاف کتنے دلائل لکھے؟

جواب = ۱۷دلائل

سوال نمبر۷۱ = ۱۷دسمبر کا سورج غروب ہوئی تو کس کی بات درست ثابت ہوئی؟

جواب = امریکی حیات دان کی پیش گوئی غلط ثابت ہوئی اور اک مرد مومن یعنی امام احمد رضا کے علم و فضل کا سورج پوری آب و تاب کے ساتھ چمکتا رہا۔

## نظریات

سوال نمبر۷۲ = انگریزی حکومت کے بارے میں امام احمد رضا کا کیا خیال تھا؟

جواب = آپ انگریزی زبان اور تہذیب و تمدن کے سخت خلاف تھے۔ انگریزی عدالت کو نحس سمجھتے تھے۔

سوال نمبر۷۳ = کیا کسی ملکی محقق نے اس سلسلے میں کوئی کتاب لکھی؟

جواب = جی ہاں پاکستان کے ممتاز ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے اپنی کتاب "گناہ بے گناہی" میں اس سلسلے میں تفصیلی بحث کی ہے۔ یہ کتاب اردو کے علاوہ انگریزی میں بھی پاکستان اور افریقہ سے شائع ہو چکی ہے۔

سوال نمبر۷۴ = امام احمد رضا کی انگریز دشمنی کا کوئی عملی ثبوت پیش کریں؟

جواب = امام احمد رضا ڈاک کے ٹکٹ لفافے پر ہمیشہ الٹا لگاتے تھے۔ جن پر ملکہ وکٹوریہ' ایڈورڈ ہفتم اور جارج پنجم کی تصاویر بنی تھیں اور اس ان کے سر نیچے کر کے اپنی انگریز دشمنی کا اظہار فرماتے تھے۔

سوال نمبر۷۵ = آپ نے انگریزی عدالت میں جانے سے کب انکار کیا؟

جواب = ۱۹۱۶ء میں۔

سوال نمبر۷۶ = ۱۹۱۹ء میں کن تحریکوں کے راز فاش کیے؟

جواب = تحریک خلافت' تحریک ترک موالات' تحریک ہجرت وغیرہ۔

سوال نمبر۷۷ = امام احمد رضا نے اپنے زمانے کی مختلف مخالف اسلام مذہبی تحریکات کے خاتمے کی کوششیں کیں اس کا نتیجہ کیا نکلا؟

جواب = لوگوں کے دلوں میں عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح بیدار ہوا کہ میلاد شریف کے مخالفین نے بھی ۱۲ ربیع الاول کو میلاد شریف کی محافل منعقد کرنی شروع کر دیں۔

اولیاء اللہ کے اعراس کی مخالفت کرنے والے بھی سالانہ اجتماع کے نام سے عرس کرنے لگے' قرآن خوانی کو بدعت قرار دینے والوں نے قرآن خوانی کرانی شروع کردی' ہندو مسلم اتحاد کے خلاف محدث بریلوی کے نظریات سے اختلاف رکھنے والوں نے امام احمد رضا کی عملی تائید کی۔

سوال نمبر۷۸ = اسلام اور سائنس کی ہم آہنگی کے بارے میں امام احمد رضا کا کیا خیال تھا؟

جواب = "سائنسی تجربات و مشاہدات کی روشنی میں اسلامی افکار و خیالات کو نہ جانچا جائے بلکہ قرآنی آیات کی روشنی میں پرکھا جائے۔

سوال نمبر۷۹ = امام احمد رضا نے ۱۸۸۵ء میں جس تنظیم کی تشکیل کی اس کا نام کیا تھا؟

جواب = "جماعت رضائے مصطفیٰ"۔ اس تنظیم پر مولانا شہاب الدین رضوی تحقیق کررہے ہیں۔

سوال نمبر۸۰ = اس تنظیم کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

جواب = مسلمانوں کی تنظیم و اصلاح

سوال نمبر۸۱ = امام احمد رضا نے کس سن میں اپنے معاشی نظریات پیش کیے؟

جواب = ۱۹۱۲ء میں۔

سوال نمبر۸۲ = امام احمد رضا کا تعلیمی نظریہ کیا تھا؟

جواب = اسلام کی تعلیم کو بنیادی حیثیت حاصل ہونی چاہیۓ تعلیم کا بنیادی مقصد خدا ترسی اور رسول شناسی ہونا چاہیے ابتدائی سطح پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت کا نقش طالب علم کے دل پر بٹھایا جائے۔

سوال نمبر۸۳ = تحریک پاکستان میں امام احمد رضا نے کیا کارنامہ انجام دیا تھا؟

جواب = جس بنیاد پر تحریک پاکستان چلی یعنی "دو قومی نظریہ" اس کے پیش کرنے والوں میں امام احمد رضا پیش پیش بلکہ سرفہرست ہیں۔

سوال نمبر۸۴ = انہوں نے دو قومی نظریہ کب پیش کیا؟

جواب = انہوں نے سب سے پہلے ۱۸۹۳ء اور ۱۹۰۰ء میں پٹنہ کی آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس میں دو قومی نظریہ کا پرچار کیا اور یوں سب سے قبل تحریک پاکستان کی بنیاد ڈالی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جب قائداعظم محمد علی جناح اور علامہ اقبال بھی متحدہ قومیت کے حامی تھے۔ اور

بعد میں امام احمد کے شاگرد اور عقیدت مندوں کے ذریعہ یہ نظریہ ہندوستان بھر میں مشہور ہوا تو ان پر دو قائدین نے اپنے موقف سے رجوع کیا اور دو قومی نظریہ کی حمایت کی۔ یہ وہی دو قومی نظریہ ہے جس کی بدولت قیام پاکستان کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا اور یوں ۱۹۴۷ء کو پاکستان دنیا کے نقشے پر ابھرا۔

## خدمات

سوال نمبر ۸۵ = امام احمد رضا نے اپنی تحریک کا منشور کس کو قرار دیا؟

جواب = عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

سوال نمبر ۸۶ = امام احمد رضا کی سیرت کے امتیازات کیا ہیں؟

جواب = امام احمد رضا کی سیرت کا امتیازی پہلو عشق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس لیے آپ کی سیرت ان تمام اخلاق حسنہ سے آراستہ تھی۔ جو اک سچے عالم دین کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

سوال نمبر ۸۷ = امام احمد رضا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دنیا میں کیسے پھیلایا؟

جواب = آپ کی زندگی کا ہر لمحہ عشق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور تھا اس کا تاثر آپ کی نظم و نثر میں یکساں طور پر نمایاں ہے جس سے مسلمانوں ہی نے نہیں بلکہ غیر مسلموں نے بھی فائدہ اٹھایا ہے اور اپنے دلوں کو یاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آباد کیا ہے؟

سوال نمبر ۸۸ = امام احمد رضا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے عشق و محبت کو کن الفاظ میں یاد کیا؟

جواب = "میرے دل کے دو ٹکڑے کیے جائیں تو ایک پر لاالہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد الرسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہو گا۔"

سوال نمبر ۸۹ = بدایوں میں سورۃ الضحیٰ پر آپ نے کتنی دیر تقریر فرمائی؟

جواب = ۶ گھنٹے اور اس سورۃ کی چند آیات کی تفسیر ۸۰ جز تک جا پہنچی۔

سوال نمبر ۹۰ = سورۃ الضحیٰ سے اس عشق کی وجہ کیا ہے؟

جواب = اس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس شان کا بیان ہے۔

سوال نمبر۹۱ = امام احمد رضا نے اپنے جن تحقیقی مقالات و رسائل میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف کمالات کو اجاگر کیا ان میں سے چند کے نام بتایئے؟

جواب = **سلطنت المصطف ی فی ملکوت کل الوری(۱۸۷۹ء)**

**ہدی الحیران فی نفی الفی عن شمس الا کوان(۱۸۸۱ء)**

**الامن والعلی لناعتی المصطف ی(۱۸۹۲ء)**

**مبین الھد ی فی نفی الامکان مثل المصطف ی(۱۹۰۶ء)**

تمہید ایمان بایات قرآن(۱۹۰۸ء)

## قادیانی تحریک

سوال نمبر۹۲ = امام احمد رضا نے قادیانی فتنے کو دبانے کی کوشش کس طرح کی؟

جواب = اس فتنے کے خاتمے کے لیے کئی فتوے صادر کیے اور کئی رسائل لکھے۔

سوال نمبر۹۳ = احمدی جماعت کس سن میں وجود میں آئی اس کے بانی کا کیا دعویٰ تھا؟

جواب = ۱۸۸۲ء میں احمدی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے اس کی تبلیغ شروع کی تھی۔

سوال نمبر۹۴ = امام احمد رضا نے کن رسائل کے ذریعے قادیانیوں پر محققانہ تنقید کی؟

جواب = **جزاءاللہ عدوہ بابائہ ختم النبوہ ۱۸۹۸ء**

**السوءو العقاب علی المسیح الکذاب(۱۹۰۲ء)**

**قہر الدیان علی مرتد بقادیان(۱۹۰۵)ء**

**المبین ختم النبیین ۱۹۰۸ء**

سوال نمبر۹۵ = مولوی محمد ضیاء الدین نے "مسدس توضیح" میں امام رضا کی اس کوشش کو کس طرح سراہا ہے؟

جواب =

وہ احمد رضا زمانے میں یکتا
اسی سے دبا قادیانی کا فتنہ

## متفرقات

سوال نمبر۹۶ = مسجد کانپور کے جھگڑے پر برطانوی حکومت سے معاہدہ کرنے والوں کے خلاف فاضلانہ رسالہ کب نکالا؟

جواب = ۱۹۱۳ء

سوال نمبر۹۷ = سجدہ تعظیمی کی حرمت پر فاضلانہ تحقیق کس سن میں ہوئی؟

جواب = ۱۹۱۸ء میں۔

سوال نمبر۹۸ = امام احمد رضا کی قوت حافظ کی کوئی مثال دیں؟

جواب = صرف ایک ماہ کے اندر اندر مکمل قرآن پاک حفظ کرلیا۔

سوال نمبر۹۹ = زمانہ حال کے یہود نصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کے عدم جواز کا فتویٰ کب دیا؟

جواب = ۱۸۸۱ء میں۔

سوال نمبر۱۰۰ = مقابر پر عورتوں کے جانے کے خلاف فاضلانہ تحقیق کب پیش کی؟

جواب = ۱۸۹۸ء میں یہ کتاب تحریر کی آج کل یہ کتاب "مزاروں پر عورتوں کی حاضری" کے نام سے بازار میں باآسانی مل جاتی ہے۔

سوال نمبر۱۰۱ = امام کعبہ شیخ عبداللہ میرردو اور ان کے استاد حامد احمد محمد جدادی مکی کے مشترکہ استفتاء کا فاضلانہ جواب کب دیا؟

جواب = ۱۹۰۶ء میں۔

سوال نمبر۱۰۲ = بہاولپور ہائی کورٹ کے جسٹس محمد دین کے فتویٰ لینے کا فاضلانہ جواب کب دیا؟

جواب = ۱۹۱۳ء میں۔

سوال نمبر۱۰۳ = کیا امام احمد رضا پر یہ الزام درست ہے کہ آپ بریلوی نامی فرقے کے بانی تھے؟

جواب = جی نہیں بریلوی کوئی فرقہ نہیں البتہ یہ برصغیر پاک و ہند میں سنیت کی علامت ہے۔ یعنی سواد اعظم اہلسنت۔

سوال نمبر۱۰۴ = امام احمد رضا نے تصویر کی حرمت پر رسالہ کب لکھا؟

جواب = ۱۹۱۲ء میں مطبوعہ بریلی۔

سوال نمبر۱۰۵ = اس رسالے کا نام بتایئے؟

جواب = **عطایا القدیر فی حکم التصویر۔**

سوال نمبر۱۰۶ = براق کی تصاویر لگانے کی حرمت میں رسالہ کب لکھا؟

جواب = ۱۸۹۷ء مطبوعہ بریلی۔

سوال نمبر۱۰۷ = اس رسالے کا نام بتایئے؟

جواب = شفاء الوالہ فی صوں الحبیب من ارہ و فعالہ

سوال نمبر۱۰۸ = اموات کے موقعوں پر مختلف ناموں سے کھانوں کی دعوتوں کے خلاف رسالہ کب لکھا اور کہاں سے شائع ہوا؟

جواب = ۱۸۹۲ء میں اور بریلی سے شائع ہوا۔

سوال نمبر۱۰۹ = اس رسالے کا نام بتایئے؟

جواب = جلی الصوت لنھی الدعوت امام الموت

سوال نمبر۱۱۰ = مقابر پر بے سبب چراغاں کے خلاف رسالہ کب لکھا؟

جواب = ۱۹۱۲ء مطبوعہ لاہور۔

سوال نمبر۱۱۱ = اس رسالے کا نام بتایئے؟

جواب = **ابریق المنار بشموع المزار۔**

سوال نمبر۱۱۲ = آلات موسیقی کے ساتھ قوالی کی ممانعت پر رسالہ کب لکھا؟

جواب = ۱۹۰۲ء میں۔

سوال نمبر۱۱۳ = اس رسالے کا نام بتایئے؟

جواب = اجلی التبجیر فی حکم السماع والمزامیر۔

سوال نمبر۱۱۴ = کیا امام احمد رضا نے عربی زبان میں شاعری بھی کی؟

جواب = جی ہاں کئی منظومات' قصائد اور قطعات عربی زبان میں کہے۔

سوال نمبر۱۱۵ = قصیدہ غوثیہ کا عربی سے فارسی میں ترجمہ کب کیا؟

جواب = ۱۹۰۳ء مطبوعہ لاہور۔

سوال نمبر۱۱۶ = کیا قصیدہ غوثیہ کی عربیت پر کوئی تحقیقی رسالہ بھی لکھا گیا؟

جواب = جی ہاں یہ ۱۸۸۸ء میں لاہور سے شائع ہوا۔

سوال نمبر ۱۱۷ = امام احمد رضا نے نعتیہ شاعری کا شہنشاہ اور وزیر اعظم کس کس کو قرار دیا؟
جواب = شہید جنگ آزادی مولانا کفایت علی کافی کو شہنشاہ اور خود کو ان کا وزیر اعظم قرار دیا۔

## وصال مبارک

سوال نمبر ۱۱۸ = امام احمد رضا کا وصال کب ہوا؟
جواب = جمعۃ المبارک ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ / ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء
سوال نمبر ۱۱۹ = امام احمد رضا کا وصال کہاں ہوا؟
جواب = بریلی۔
سوال نمبر ۱۲۰ = لاہور کے "پیسہ" اخبار نے تعزیتی نوٹ میں کیا لکھا؟
جواب = "آپ ہندوستان میں علوم اسلامیہ و دینیہ کے آفتاب تھے اس میں کلام نہیں کر مخالفین تک مرحوم کی اعلیٰ و بے نظیر قابلیت کے دل سے معترف تھے۔"
سوال نمبر ۱۲۱ = وصال کے وقت امام احمد رضا کی عمر کیا تھی؟
جواب = سن عیسوی کے مطابق ۶۵ سال اور سن ہجری کے مطابق ۶۸ سال تھی۔

## صاحبزادگان

سوال نمبر ۱۲۲ = امام احمد رضا کے صاحبزادگان کی تعداد بتایئے؟
جواب = آپ کے ۲ صاحبزادگان تھے۔
سوال نمبر ۱۲۳ = بڑے صاحبزادے کا کیا نام تھا؟
جواب = علامہ محمد حامد رضا خان۔
سوال نمبر ۱۲۴ = آپ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟
جواب = ۱۸۷۵ء کو بریلی میں۔
سوال نمبر ۱۲۵ = آپ کس سے بیعت ہوئے؟
جواب = شاہ ابوالحسین احمد نوری سے۔

سوال نمبر۱۲۶ = علامہ حامد رضا کو امام احمد رضا سے کتنے سلاسل طریقت میں اجازت تھی؟

جواب = ۱۳ سلسلوں میں۔

سوال نمبر۱۲۷ = آپ نے کن مذہبی و سیاسی تحریکات کو روکنے کی عملی و کامیاب کوششیں کیں؟

جواب = قادیانی تحریک، تحریک، خلافت، تحریک ترک موالات تحریک شدھی سنگھٹن، تحریک ہجرت، تحریک مسجد شہید گنج وغیرہ۔

سوال نمبر۱۲۸ = آپ نے ۱۸۹۸ء میں "الصارم الربانی" لکھ کر کس تحریک کے خلاف اپنی مہم کا آغاز کیا؟

جواب = قادیانی تحریک

سوال نمبر۱۲۹ = اس کا اختتام کب ہوا؟

جواب = ہفتہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء / ۱۹ شعبان ۱۳۹۴ جب قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا گیا۔

سوال نمبر۱۳۰ = مولانا حامد رضا خان کا وصال کب اور کہاں ہوا؟

جواب = ۲۳ مئی ۱۹۴۳ء کو بریلی میں۔

سوال نمبر۱۳۱ = کیا کسی نے مولانا حامد رضا خان پر کتاب لکھی؟

جواب = جی ہاں کئی تصانیف لکھی ہیں۔

سوال نمبر۱۳۲ = کسی ایک کتاب کا نام بتائیے؟

جواب = "تذکرہ جمیل" جو مبلغ اسلام علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی نے لکھی۔

سوال نمبر۱۳۳ = امام احمد رضا کے چھوٹے صاحبزادے کا نام بتائیے؟

جواب = محمد مصطفیٰ رضا خان۔

سوال نمبر۱۳۴ = آپ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

جواب = بروز جمعرات بوقت صبح صادق ۷ جولائی ۱۸۹۳ء بریلی میں۔

سوال نمبر۱۳۵ = آپ کب بیعت ہوئے اور کس بزرگ سے؟

جواب = ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ کی عہد طفلی میں شاہ ابوالحسین احمد نوری نے بیعت فرما کر اجازت و خلافت سے نوازا۔

سوال نمبر۱۳۶ = آپ نے فتویٰ نویسی کی تربیت کس سے حاصل کی؟

جواب = امام احمد رضا خان سے اور اتنی مہارت حاصل کی کہ مفتی اعظم ہند کہلائے؟

سوال نمبر۱۳۷ = آپ کے فتاویٰ کس نام سے چھپے؟

جواب = "فتاویٰ مصطفویہ"

سوال نمبر۱۳۸ = آپ کے فتاویٰ کتنی جلدوں پر مشتمل ہیں؟

جواب = ۴ جلدوں پر مشتمل ہیں اور ۲ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں صرف ۱۰ برس کے فتوے جمع ہیں۔

سوال نمبر۱۳۹ = آپ کے شعری مجموعہ کا کیا نام ہے؟ کہاں سے شائع ہوا؟

جواب = "سامان بخشش" یہ بریلی اور سکھر سے شائع ہوا۔

سوال نمبر۱۴۰ = مولانا مصطفیٰ رضا خان کا وصال کب ہوا؟

جواب = ۱۴ محرم الحرام/۱۹۸۱ء میں کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے وصال فرمایا۔

سوال نمبر۱۴۱ = آپ کی نماز جنازہ میں کتنے عقیدت مند شریک ہوئے؟

جواب = دنیا بھر کے ۲۵ لاکھ عقیدت مند یہ نماز جنازہ کا مثالی تاریخی اجتماع تھا۔

سوال نمبر۱۴۲ = کیا مولانا مصطفیٰ رضا خان پر کسی قلمکار نے کوئی کتاب لکھی؟

جواب = محمد شہاب الدین رضوی نے "مفتی اعظم اور ان کے خلفا" کے نام سے ایک دقیق کتاب لکھی۔

سوال نمبر۱۴۳ = مولانا حامد رضا خان کے بعد کون کون ان کا جان نشین ہوا؟

جواب = مولانا حامد رضا خان کے صاحبزادے علامہ محمد ابراہیم رضا خان ان کے صاحبزادے علامہ ریحان رضا خان اور آپ ان کے صاحبزادے علامہ سبحان رضا خان سبحانی میاں سجادہ نشین ہوئے۔

سوال نمبر۱۴۴ = امام احمد رضا کی سند فتویٰ نویسی پر آج کل کون فائز ہے؟

جواب = علامہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری جو علامہ محمد ابراہیم رضا خان کے صاحبزادے ہیں۔

## خلفاء

سوال نمبر۱۴۵ = پاک و ہند میں امام احمد رضا کے خلفا نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب = امام احمد رضا کے بے شمار خلفا پاک و ہند میں تھے۔ جنھوں نے تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا اور امام احمد رضا کے پیغام کو دور دور تک پہنچایا۔

سوال نمبر۱۴۶ = امام احمد رضا کے چند خلفا کے نام بتایئے جو پاک و ہند میں مقیم تھے؟

جواب = سید احمد اشرف کچھوچھوی، مولانا احمد مختار صدیقی میرٹھی، مولانا ضیاء الدین قادری مدنی، سید سلیمان اشرف بہاری، مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی مدنی، مولانا عبد السلام جبل پوری، مولانا محمد حسین رضا ابن حسن رضا بریلوی، مولانا محمد حامد رضا خان بریلوی، مولانا سید محمد دیدار علی شاہ الوری، مولانا محمد شریف کوٹلوی، مولانا محمد عبد الباقی برہان الحق جبل پوری، مفتی محمد غلام جان ہزاروی، مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی، مولانا محمد ظفر الدین بہاری، سید محمد محدث کچھوچھوی، سید محمد نعیم الدین مراد آبادی وغیرہ۔

سوال نمبر۱۴۷ = کیا اور دیگر ممالک میں بھی امام احمد رضا کے خلفا تھے؟

جواب = جی ہاں عرب اور افریقہ میں کئی خلفا تھے۔

## تصانیف

سوال نمبر۱۴۸ = اب تک کی تحقیق کے مطابق امام احمد رضا کی تصنیفات کی تعداد کیا ہیں؟

جواب = ایک ہزار سے زیادہ

سوال نمبر۱۴۹ = یہ تصانیف کتنے علوم و فنون پر مشتمل ہے؟

جواب = ۷۵

سوال نمبر۱۵۰ = امام احمد رضا نے پہلی کتاب کس عمر میں لکھی؟

جواب = ۱۰برس کی عمر میں۔

سوال نمبر۱۵۱ = اس کتاب کا نام کیا ہے؟ اور یہ کس زبان میں ہے؟

جواب = شرح ہدایۃ النحو۔ عربی زبان میں۔

سوال نمبر۱۵۲ = دوسری کتاب کب لکھی؟

جواب = ۱۳برس کی عمر میں۔

سوال نمبر۱۵۳ = کس زبان میں لکھی؟

جواب = عربی زبان میں۔

سوال نمبر۱۵۴ = اس کتاب کا نام بتایئے؟

جواب = "ضوء النهایہ فی اعلام الحمد والهدایہ"

سوال نمبر۱۵۵ = کیا آپ بیماری کے زمانے میں بھی کتابیں اور رسائل لکھتے تھے؟

جواب = جی ہاں ایک دفعہ بیماری کے زمانے میں صرف ایک ماہ ۲۶ دن مختصر عرصے میں د
رسائل تصنیف کیے جبکہ چھٹا زیر تصنیف تھا۔

سوال نمبر۱۵۶ = یہ کس سن کی اور کہاں کی بات ہے؟

جواب = ۱۹۲۰ء بھوالی (بھارت) میں جب سخت بیمار تھے اور جب ان کے پاس کوئی کتاب
بھی نہ تھی امام احمد رضا کا حافظہ ایک عظیم کتب خانہ تھا۔

سوال نمبر۱۵۷ = کیا امام احمد رضا کے رسالے معمولی نوعیت کے ہوتے تھے؟

جواب = جی نہیں ان کے رسائل اس دور کے تحقیقی مقالات سے کہیں زیادہ بلند ہوتے
تھے ایک رسالے میں بیسیوں حوالے ہوتے تھے۔

سوال نمبر۱۵۸ = مسئلہ علم غیب پر آپ کے عربی تحقیقی رسالے کا نام کیا ہے؟

جواب = الدولتہ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ

سوال نمبر۱۵۹ = یہ رسالہ کب مکمل ہوا؟

جواب = ۱۹۰۵ء کو جب دوسری بار حج کے سلسلے میں مکہ معظمہ میں مقیم تھے۔

سوال نمبر۱۶۰ = اس رسالے کا کوئی خاص امتیاز ہو تو بتائیں؟

جواب = یہ رسالہ مفتی مکہ نے والئی حجاز کے دربار میں پڑھ کر سنایا اور سارے درباریوں
حاضرین نے سنا والئی حجاز نے اس کی پرزور تائید کی۔

سوال نمبر۱۶۱ = اس رسالے میں کن علوم کو زیر بحث لایا گیا؟

جواب = قرآن، حدیث، تفسیر، علم ریاضی، فلسفہ، منطق وغیرہ کو۔

سوال نمبر۱۶۲ = کتنے علما نے اس مقالے پر تقاریر لکھی ہیں؟

جواب = تقریباً ۵۰ علما حرمین شریف اور ۱۵ دیگر بلاد اسلامیہ کے علما نے پاک و ہند اور بنگلہ
دیش کے علما ان کے علاوہ ہیں۔

سوال نمبر۱۶۳ = "کفل الفقیہ الفاہم فی حکام قرطاس الدراہم" کب لکھی گئی؟

جواب = یہ کتاب ۲۲ محرم ۱۳۲۴ھ / ۱۹۱۶ء میں لکھی گئی۔

سوال نمبر۱۶۴ = اس کا موضوع کیا ہے؟

جواب = مکہ معظمہ کے قیام کے دوران علماء مکہ کے سوالات کے جواب میں صرف چند روز میں تصنیف کی گئی اس میں کرنسی نوٹوں سے متعلق ۱۲ انتہائی مشکل سوالات کا جواب دیا گیا۔

سوال نمبر۱۶۵ = پاکستان میں اس مقالے سے کس نے فائدہ اٹھایا؟

جواب = بینکنگ کے ماہرین نے بلکہ ورلڈ بینک کے ماہرین نے بلاسود بینکاری کے ایک تاریخی عملی ڈھانچے کی تشکیل میں اس سے استفادہ کیا۔

سوال نمبر۱۶۶ = ترجمۃ القرآن "کنزالایمان" کب منظر عام پر آیا؟

جواب = ۱۹۱۲ء میں۔

سوال نمبر۱۶۷ = امام احمد رضا نے کس کو فی البدیہ ترجمۃ القرآن لکھوایا؟

جواب = مولانا امجد علی اعظمی کو۔

سوال نمبر۱۶۸ = کنزالایمان کو دیگر قرآن پاک کے ترجموں میں کیا فضیلت حاصل ہے؟

جواب = یہ ترجمہ قرآن پاک پڑھنے والے کے ایمان کو تازہ رکھتا ہے اس کو گستاخ و بے ادب نہیں بناتا گویا ایمان کا خزانہ ہے۔

سوال نمبر۱۶۹ = نظریہ حرکت زمین کی رد میں کونسا فاضلانہ مقالہ تحریر کیا؟

جواب = فوز مبین در رد حرکت زمین۔

سوال نمبر۱۷۰ = یہ مقالہ کب پیش کیا؟

جواب = ۱۹۲۰ء میں۔

سوال نمبر۱۷۱ = کتنے دلائل سے اس نظریے کو غلط ثابت کیا؟

جواب = ۱۰۵

سوال نمبر۱۷۲ = کیا دنیا کے کسی اور سائنس دان نے بھی اس کی تردید کی ہے؟

جواب = جی ہاں ۱۰۰ سے زیادہ سائنس دانوں نے اس نظریے پر تنقید کی ہے اور جنہوں نے قبول کیا ہے وہ بھی اس نظریے کی نامعقولیت کے قائل نظر آتے ہیں۔

سوال نمبر۱۷۳ = فلسفہ قدیم کے رد میں کونسی کتاب لکھی گئی؟

جواب = الکلمۃ الملھمۃ فی الحکمۃ المحکمہ لوہا فلسفہ المشئمہ۔

سوال نمبر۱۷۴ = یہ کتاب کب لکھی گئی؟

جواب = ۱۹۲۰ء میں۔

سوال نمبر۱۷۵ = اس کتاب کے اکیسویں باب میں کس کے متعلق فاضلانہ بحث کی گئی ہے؟

جواب = ایٹم کے بارے میں۔

سوال نمبر۱۷۶ = ہندوستان کے کس محقق نے اس کتاب کو عہد حاضر کا "تہافتہ الفلاسفہ" قرار دیا ہے؟

جواب = علامہ شبیر احمد غوری نے ہندوستان کے مشہور و معروف قلمکار و فاضل ہیں۔

سوال نمبر۱۷۷ = کیا کسی سائنس دان نے امام احمد رضا کے افکار و نظریات سے روشنی حاصل کی ہے؟

جواب = جی ہاں راولپنڈی (پاکستان) کے ایک پروفیسر نے امام احمد رضا کے افکار کی روشنی میں پہلی بار "تصور میزان کائنات" پیش کیا ہے جو کہ امریکہ کے سائنس دانوں نے بھی قبول کیا ہے مزید پیش رفت جاری ہے۔

سوال نمبر۱۷۸ = دو قومی نظریے کے بارے میں جاری کیے جانے والے آپ کے فتوے کا نام کیا ہے؟

جواب = المحجتہ المؤتمنہ فی آیتہ الممتحنہ

سوال نمبر۱۷۹ = یہ فتویٰ کب جاری کیا؟

جواب = ۱۹۲۱ء میں۔

## محققین کی کاوشیں

سوال نمبر۱۸۱ = کیا امام احمد رضا پر کوئی کتاب اور مقالے بھی لکھے گئے ہیں؟

جواب = جی ہاں بہت سی کتابیں اور مقالات لکھے گئے' عام مضامین و مقالات اس کے علاوہ ہیں جو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔

سوال نمبر۱۸۲ = چند قابل ذکر مقالوں کے متعلق بتائیے؟

جواب = پنجاب یونیورسٹی (لاہور) کے اردو انسائیکلو پیڈیا میں اردو میں ایک تحقیقی مقالہ شائع ہوا ---- فرانس سے شخصات کے انسائیکلو

مقالہ شائع ہوا۔ عمان (اردن) سے شخصیات پر انسائیکلوپیڈیا میں عربی پر تحقیقی مقالہ شائع ہوا تہران (ایران) سے بھی انسائیکلوپیڈیا میں فارسی میں ایک تحقیقی مقالہ شائع ہونے والا ہے۔

سوال نمبر ۱۸۳ = امام احمد رضا پر گزشتہ بیس برسوں میں کئی کتابیں لکھی گئیں ان فضلاء کے نام بتایئے جنہوں نے اہم کتابیں لکھیں؟

جواب = ڈاکٹر حسن رضا خان۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب۔ مولانا محمد احمد مصباحی' علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری مجددی مظہری (م ۱۴۱۴/ ۱۹۹۳ء) مولانا عبدالحکیم شرف قادری' ڈاکٹر مجید اللہ قادری پروفیسر محمود حسین' ڈاکٹر حافظ محمد عبدالباری صدیقی' مولانا یاسین اختر مصباحی' پروفیسر ذاکر حسین شاہ' مفتی محمد خان صاحب وغیرہ وغیرہ

سوال نمبر ۱۸۴ = امام احمد رضا کے حالات و افکار پر لکھی جانے والی پہلی عربی کتاب کا نام بتایئے؟

جواب = **مجدد الامتہ**

سوال نمبر ۱۸۵ = مذکورہ کتاب کس نے اور کس زبان میں لکھی؟

جواب = ڈاکٹر مفتی شجاعت علی قادری نے عربی زبان میں لکھی۔

سوال نمبر ۱۸۶ = امام احمد رضا پر باقاعدہ تحقیق کا آغاز کب اور کس نے کیا؟

جواب = عالم اسلام کے عظیم اسکالر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے ۱۹۷۰ء میں اس وقت اعلیٰ حضرت پر تحقیق کا بیڑہ اٹھایا جب جامعات اور تحقیقی اداروں میں امام احمد رضا کے نام سے لوگ واقف نہ تھے۔ اور جو واقف تھے وہ امام احمد رضا کا نام لینا بھی گوارہ نہ کرتے تھے۔

سوال نمبر ۱۸۷ = پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے امام احمد رضا پر کام کا کیا اثر ہوا؟

جواب = گزشتہ ۲۳ برسوں سے ڈاکٹر صاحب اعلیٰ حضرت پر کام کر رہے ہیں۔ آپ نے امام احمد رضا کو علمی دنیا میں متعارف کروایا جس کی وجہ سے امام احمد رضا کا نام پاک و ہند سے نکل کر امریکہ' افریقہ' برطانیہ' سعودی عرب' ہالینڈ' مصر اور افغانستان کی یونیورسٹیوں میں پہنچ چکا ہے جہاں کثیر تعداد میں ریسرچ اسکالر' پروفیسر اور ڈاکٹر امام احمد رضا کی شخصیت اور علمیت پر مقالے لکھ رہے ہیں۔

سوال نمبر ۱۸۸ = ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے امام احمد رضا کی انگریز دشمنی ثابت کرنے

کے لیے کونسی کتاب لکھی؟

جواب = "گناہ بے گناہی" جو ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی۔

سوال نمبر۱۸۹ = اس کتاب کا کیا اثر ہوا؟

جواب = لوگوں کی یہ غلط فہمی دور ہو گئی کہ امام احمد رضا انگریزوں کے ایجنٹ یا دوست تھے۔

سوال نمبر۱۹۰ = امام احمد رضا پر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی محققانہ کاوشوں اور عالم اسلام سے روشناس کرانے پر آپ کو کن القاب سے یاد کیا جاتا ہے؟

جواب = ماہر رضویات، مسعود ملت، سعادت لوح و قلم

سوال نمبر۱۹۱ = امام احمد رضا پر اب تک ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے کیا تخلیقی و تحقیقی کام کیا ہے؟

جواب = ڈاکٹر صاحب گزشتہ ۲۳ برسوں سے مسلسل امام احمد رضا پر کام خلوص و لگن سے کام کر رہے ہیں۔ (محمد عبدالستار طاہر صاحب نے اپنے تحقیقی مقالے میں اس کام کو سمیٹا ہے) اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ اب تک کئے جانے والے کام کی تفصیل یہ ہے کہ امام احمد رضا پر اردو اور انگریزی زبان میں تصانیف و تالیفات ہیں۔ اخبارات و رسائل میں مقالات و مضامین شائع ہوئے امام احمد رضا پر لکھی جانے والی کتابوں پر مقدمات و پیش لفظ وغیرہ لکھے۔ ان سب کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے۔

سوال نمبر۱۹۲ = کیا ڈاکٹر صاحب کی زیر نگرانی امام احمد رضا پر کچھ کام بھی ہو رہا ہے؟

جواب = جی ہاں ڈاکٹر صاحب کی زیر نگرانی امام احمد رضا پر مقالات لکھے جا رہے ہیں اور دنیا بھر کی یونیورسٹیوں میں تحقیق کرنے والے برابر ڈاکٹر صاحب سے رابطہ رکھتے ہیں۔

سوال نمبر۱۹۳ = کیا امام احمد رضا پر لکھی جانے والی ڈاکٹر صاحب کی کتابوں کے تراجم بھی ہوئے؟

جواب = جی ہاں ڈاکٹر صاحب کی تصانیف و مقالات کے تراجم عربی، فارسی، سندھی، انگریزی، فرانسیسی اور ہندی زبانوں میں ہو چکے ہیں۔

سوال نمبر۱۹۴ = کیا امام احمد رضا کے سلسلے میں ڈاکٹر صاحب کا کام وسعت پا رہا ہے؟

جواب = جی ہاں دنیا بھر کے فضلاء و محققین ڈاکٹر صاحب کے اس کام کو آگے بڑھا رہے

ہیں جس کا آغاز ۱۹۷۰ء میں ہوا تھا اور ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی امام احمد رضا پر پہلی کتاب "فاضل بریلوی اور ترک حوالات" کے عنوان سے ۱۹۷۱ء میں مرکزی مجلس رضا لاہور نے شائع کی تھی۔

سوال نمبر۱۹۵ = کنزالایمان اور دیگر معروف اردو قرآنی تراجم کا تقابلی جائزہ" کے عنوان سے تحقیقی مقالہ کس نے اور کب لکھا؟

جواب = پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی زیر نگرانی لکھا تھا جس پر شعبہ اسلامیات جامعہ کراچی سے ۱۹۹۳ء میں پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔

سوال نمبر۱۹۶ = امام احمد رضا کے حالات و افکار کے عنوان سے سندھی زبان میں مقالہ کس نے لکھا؟

جواب = پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد عبد الباری صدیقی نے۔

سوال نمبر۱۹۷ = لندن یونیورسٹی کے کس پروفیسر نے کنزالایمان کا انگریزی میں ترجمہ کیا؟

جواب = پروفیسر ڈاکٹر محمد حنیف اختر فاطمی (صدر شعبہ ابلاغ عامہ)

سوال نمبر۱۹۸ = کراچی کے کس فاضل نے کنزالایمان کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا؟

جواب = پروفیسر شاہ فرید الحق نے یہ کراچی سے شائع ہوا۔

سوال نمبر۱۹۹ = سندھی زبان میں کنزالایمان کا ترجمہ کس نے کیا؟

جواب = مفتی محمد رحیم سکندری نے جو لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

سوال نمبر۲۰۰ = کیا امام احمد رضا پر اور فضلا نے بھی ڈاکٹریٹ کیا ہے؟

جواب = جی ہاں کولمبیا یونیورسٹی (امریکہ) پٹنہ یونیورسٹی (بھارت) سندھ یونیورسٹی (حیدر آباد سندھ) سے تین فضلاء نے امام احمد رضا پر انگریزی، اردو، سندھی میں ڈاکٹریٹ کیا ہے۔

سوال نمبر۲۰۱ = اب تک کتنے براعظموں کی یونیورسٹیوں نے امام احمد رضا پر تحقیقی مقالوں پر ایم فل یا پی ایچ ڈی کی ڈگری دی ہے!

جواب = چار براعظموں کی یونیورسٹیوں نے۔

سوال نمبر۲۰۲ = ان اسکالروں کی تعداد کتنی ہے؟

جواب = ۱۰ ہے اور مزید ۱۶ اسکالر اس وقت تحقیق میں مصروف ہیں۔

سوال نمبر ۲۰۳ = کس فاضلہ نے امام احمد رضا پر کولمبیا یونیورسٹی (امریکہ) سے ڈاکٹریٹ کیا؟

جواب = ڈاکٹر اوشا سانیاں نے جو ایک ہندوستانی خاتون ہیں۔

سوال نمبر ۲۰۴ = بریلی (بھارت) کی کس یونیورسٹی میں امام احمد رضا پر کام ہو رہا ہے؟

جواب = روہیل کھنڈ یونیورسٹی میں پروفیسر وسیم بریلوی (صدر شعبہ اردو) کی زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی نے امام احمد رضا کی شاعری پر ڈاکٹریٹ کے لئے مقالہ قلم بند کیا ہے۔

سوال نمبر ۲۰۵ = پروفیسر وسیم بریلوی کتنے اسکالروں کی نگرانی کر رہے ہیں؟

جواب = ۴ اسکالروں کی جو امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کے لیے مقالہ کر رہے ہیں۔

## ادارے

سوال نمبر ۲۰۶ = کیا امام احمد رضا پر کوئی ادارہ کام کر رہا ہے؟

جواب = جی ہاں پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، افریقہ، انگلستان وغیرہ میں کئی ادارے کام کر رہے ہیں۔

سوال نمبر ۲۰۷ = ان میں سے چند ممتاز اداروں کے نام بتائیے؟

جواب = المجمع الاسلامی مبارکپور (بھارت)، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (کراچی)، رضا اکیڈمی (لاہور)، رضا فاؤنڈیشن (لاہور)، مرکزی مجلس رضا (لاہور)، رضا انٹرنیشنل اکیڈمی صادق آباد (پاکستان)، اسلامک ایجوکیشن ٹرسٹ (کراچی)، سنی رضوی سوسائٹی ڈربن (جنوبی افریقہ)، رضا اکیڈمی اسٹاک ریورٹ (انگلستان)، بزم فیضان رضا کمیٹی (ہندوستان)۔

سوال نمبر ۲۰۸ = ادارہ تحقیقات امام رضا کب قائم ہوا؟

جواب = ۱۹۸۰ء میں۔

سوال نمبر ۲۰۹ = ادارہ تحقیقات امام رضا کے بانی کون ہیں؟

جواب = مولانا سید ریاست علی قادری (مرحوم)

سوال نمبر ۲۱۰ = پاکستان میں سب سے پہلے عوامی سطح پر یوم امام احمد رضا کس نے منایا؟

جواب= حکیم محمد موسیٰ امرتسری بانی و سرپرست مرکزی مجلس رضا لاہور

سوال نمبر۲۱۱= پاکستان میں پہلی امام احمد رضا کانفرنس کب ہوئی؟

جواب= ۱۹۸۰ء میں

سوال نمبر۲۱۲= پاکستان میں پہلی امام رضا کانفرنس کس کی کوششوں سے ہوئی؟

جواب= سید ریاست علی قادری مرحوم کی کوششوں سے

سوال نمبر۲۱۳= امام احمد رضا کانفرنس کے کتنے مجلّے اب تک شائع ہو چکے ہیں؟

جواب= اب تک ۱۳ مجلّے شائع ہو چکے ہیں۔

سوال نمبر۲۱۴ ان کی اشاعت کا اہتمام کون کرتا ہے؟

جوا= ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

سوال نمبر۲۱۵= سالنامہ معارف رضا کا اجراء کب ہوا؟

جواب= ۱۹۸۰ میں۔

سوال نمبر۲۱۶= اب تک اس کے کتنے شمارے شائع ہو چکے ہیں؟

جواب= ۱۳۔

سوال نمبر۲۱۷= سالنامہ "معارف رضا" کس ادارے سے شائع ہوتا ہے؟

جواب= ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی سے

سوال نمبر۲۱۸= پاکستان میں کس ادارے کو یہ اعزاز حاصل ہوا جس کے اراکین نے سب سے پہلے امام احمد رضا پر پی ایچ ڈی کے مقالات مکمل کر کے ڈگری حاصل کی؟

جواب= ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کو۔

سوال نمبر یہ مقالات کس زبان میں ہیں؟

جواب= اردو اور سندھی میں۔

## تاثرات

سوال نمبر۲۲۰= امام احمد رضا کو خراج تحسین پیش کرنے والوں کا تعلق کن شعبوں سے ہے؟

جواب= مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں نے امام احمد رضا کی بے مثال شخصیت پر منصفانہ اور جرات مندانہ رائے دی ہے۔ ان میں علماء، مشائخ، یونیورسٹیوں کے

وائس چانسلر' چیئرمین وڈائریکٹر' پروفیسر جن کا تعلق پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی ہے۔ جج' وزراء' کمانڈر' ادیب و شاعر اور بہت سے قارئین شامل ہیں۔ انگریزی میں تاثرات کا ایک مجموعہ جنوبی افریقہ سے علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی نے ۱۹۹۳ء میں شائع کیا ہے۔

سوال نمبر۲۲۱= پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب (سابق صدر شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی) نے کن الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا؟

جواب= اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمہ اپنے دور کے بے مثل علما میں شمار ہوتے ہیں وہ کون سا علم ہے جو انہیں نہیں آتا وہ کون سا فن ہے جس سے وہ واقف نہیں تھے؟

سوال نمبر۲۲۲= ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب (چیف ایڈیٹر اردو ڈکشنری بورڈ) نے کن الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا؟

جواب= امام احمد رضا خان برعظیم پاک و ہند کے علما و صلحا میں کئی حیثیتوں سے ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے رسائل و کتب کی صورت میں جتنا بڑا ذخیرہ علم و ادب ہمیں دیا ہے شاید ان کے ہم عصر کسی دوسرے عالم نے نہیں دیا۔

سوال نمبر۲۲۳= مولانا اشرف علی تھانوی (مسلک دیوبند کے عالم) نے امام احمد رضا کے متعلق کیا رائے دی؟

جواب= میرے دل میں احمد رضا خان کے لئے بے حد احترام ہے وہ ہمیں کافر کہتا لیکن عشق رسول صلی اللہ و سلم کی بناء پر کہتا ہے کسی اور غرض سے تو نہیں کہتا۔

سوال نمبر۲۲۴= مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی (بانی جماعت اسلامی) کی امام احمد رضا کے بارے میں کیا رائے تھی؟

جواب= مولانا احمد رضا خان کے علم و فضل کا میرے دل میں بڑا احترام ہے۔ فی الواقع وہ علوم دینی پر بڑی وسیع نظر رکھتے تھے اور ان کی فضیلت کا اعتراف ان لوگوں کو بھی ہے جو ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔

سوال نمبر۲۲۵= پروفیسر کرار حسین (سابقہ وائس چانسلر بلوچستان یونیورسٹی) کا کیا خیال ہے؟

جواب= میں ان کی شخصیت سے اس وجہ سے متاثر ہوں کہ انہوں نے علم و عمل میں عشق نبی صلی اللہ علیہ و سلم کو وہ مرکزی مقام دیا جس کے بغیر تمام دین ایک جسد بے روح ہے۔

سوال نمبر۲۲۶= خان محمد علی خان آف ہوتی (سابق مرکزی وزیر تعلیم حکومت پاکستان اسلام آباد) کی کیا رائے ہے؟

جواب= عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حصار وہ قائم کرگئے وہ متاخرین کے لئے مینارہ نور ہے اور وہ سوز جو اپنے کلام میں بھر گئے خدا جانے کب تک دلوں کو گرماتا اور وجدان کو تڑپاتا رہے گا۔

سوال نمبر۲۲۷= مولانا کوثر نیازی (چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل) کن الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں؟

جواب= برصغیر میں یوں تو کئی جامع الصفات شخصیات گزری ہیں مگر جب ایک غیر جانبدار مبصران سب کا جائزہ لیتا ہے تو جیسی ہمہ صفت شخصیت امام احمد رضا کی نظر آتی ہے ویسی کوئی دوسری نظر نہیں آتی۔ میں کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا کہ امام احمد رضا خان بریلوی امام ابوحنیفہ ثانی ہیں۔"

## کتابیات


۱۔ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس= مطبوعہ ۱۹۸۹ء ادارہ تحقیقات امام رضا کراچی۔

۲۔ محمد مسعود احمد صاحب پروفیسر ڈاکٹر= امام احمد رضا اور عالم اسلام' مطبوعہ ۱۹۸۳ء کراچی۔

۳۔ محمد مسعود احمد ڈاکٹر= فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں مطبوعہ ۱۹۸۸ء لاہور۔

۴۔ محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر= فاضل بریلوی اور ترک موالات' مطبوعہ ۱۹۷۱ء' لاہور۔

۵۔ محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر= گناہ بے گناہی' مطبوعہ ۱۹۸۱ء لاہور۔

۶۔ محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر= امام احمد رضا اور علوم جدید وقدیمہ' مطبوعہ ۱۹۹۰ء' لاہور۔

۷۔ محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر= گویا دبستان کھل گیا' مطبوعہ ۱۹۸۹ء' لاہور۔

۸۔ محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر= محدث بریلوی' مطبوعہ ۱۹۹۳ء کراچی۔

۹۔ محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر= امام احمد رضا اور عالمی جامعات' مطبوعہ ۱۹۹۰ء صادق آباد۔

۱۰۔ محمد صادق قصوری' پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری' (مرتبین) تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت مطبوعہ ۱۹۹۳ء' کراچی۔

۱۱۔ وجاہت رسول قادری' مجید اللہ قادری (مرتبین) آئینہ رضویات' (حصہ اول) مطبوعہ

۱۹۸۹ء کراچی۔

۱۲۔ محمد مسعود احمد' پروفیسر ڈاکٹر= (مرتبہ عبدالستار طاہر) آئینہ رضویات' (حصہ دوئم) مطبوعہ ۱۹۹۳ء کراچی۔

۱۳۔ مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس' مطبوعہ ۱۹۹۳ء' ادارہ تحقیقات امام رضا' کراچی۔

# دعوتِ عمل

1 — خوش اخلاقی، حُسنِ مُعاملہ اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنائیے۔

2 — قرآنِ پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لئے کلامِ پاک کا بہترین ترجمہ "کنز الایمان" از امام احمد رضا بریلوی پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔

3 — فاتحہ، عُرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے، شیرینی اور پھلوں کے علاوہ علماءِ اہلِ سُنّت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔

4 — ہر شہر میں سُنّی لٹریچر فراہم کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی

5 — اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام و فرامین جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی تحریک میں شمولیت اختیار کیجئے۔

6 — فرائض و واجبات کی اَدائی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اِسی طرح حرام و مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دُنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

7 — فریضۂ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائی کے برابر نہیں ہے۔

8 — قرض ہر صُورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں لیکن قرض مُعاف نہیں کیا جاتا ہے۔

9 — دینِ متین کی صحیح شناسائی کے لئے اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علماءِ اہلِ سُنّت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سُنائے

10 — ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماءِ اہلِ سنّت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔

11 — انجمن طلباءِ اسلام کی ہر ممکن امداد اور سرپرستی کیجئے۔

12 — مرکزی مجلس امامِ اعظم لاہور کی رُکنیت قبول کیجئے، رُکنیت فارم مجلس کے دفتر سے طلب کیجئے۔


**مرکزی مجلس امامِ اعظم (رجسٹرڈ) لاہور چھاؤنی**

پوسٹ کوڈ 54810